



صحت ایک امانت ہے

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الأنبياء والمرسلين، وعلى آله وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، أما بعد: فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم.

حضور پر نور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب و احترام سے دُرود و سلام کا نذرانہ پیش کیجئے! اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

چھی صحت ایک عظیم نعمت ہے

عزیزانِ محترم! اللہ تعالیٰ نے انسان کو جسمانی اعضاء ہاتھ، پاؤں، آنکھ اور کان وغیرہ بے شمار نعمتیں عطا کیں، جنہیں ہم شاکر کرنا چاہیں تب بھی نہیں کر سکتے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا﴾^(۱) "اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے"، انہی ان گنت نعمتوں میں سے صحت و تندرستی بھی ایک عظیم الشان نعمت اور اللہ تعالیٰ کی امانت ہے، اعضاءِ جسمانی اور صحت کو غلط و گناہ کے کاموں میں استعمال کرنا امانت میں خیانت ہے، جبکہ صحت کا صحیح استعمال امانتداری ہے۔

صحت کی حفاظت حدیثِ پاک کی روشنی میں

حضراتِ گرامی قدر! انسان کے پاس گھر، گاڑی، بینک بیلنس، عیش و آرام وغیرہ، الغرض دنیا کی ہر نعمت موجود ہو، لیکن ان کے ہوتے ہوئے بھی اُس کے پاس صحت نہ ہو، تو پھر سب کچھ بے کار ہے؛ کیونکہ یہ سب چیزیں صحت سے زیادہ اہم نہیں، صحت اچھی ہے تو سب کچھ اچھا ہے، نماز، روزہ، حج، رزقِ حلال کے لیے بھاگ دوڑ، تجارت، کاشتکاری اور دیگر تمام امور سلامتی صحت کے ساتھ ہی احسن طریقے سے انجام پاتے ہیں، صحت خدا کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے، جبکہ ذہنی و جسمانی طور پر کمزور و بیمار آدمی ان تمام سعادتوں اور نیک اعمال سے کامل طور پر مستفید نہیں ہو سکتا ہے، بیماریوں، رنج و غم سے نجات پا کر صحت و عافیت کا ملنا دنیا میں بہت بڑی سعادت مندی و کامیابی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافٍ فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمَهُ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا»^(۱) "جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کا دل مطمئن اور جسم تندرست ہو، اس کے پاس ایک دن کی گزر بسر کا سامان ہو، وہ گویا ایسا ہے جیسے اُس کے لیے دنیا کی ساری نعمتیں جمع کر دی گئی ہوں۔"

برادرانِ اسلام! ہمیں دیگر دعاؤں کے ساتھ ساتھ بارگاہِ الہی میں صحت کی دعا بھی کرتے رہنا چاہیے، سرکارِ دو عالم ﷺ اکثر صحت و عافیت کی دعا کیا کرتے، حضرت

(۱) "جامع الترمذی" أبواب الزهد، ر: ۲۳۴۶، ص ۵۳۶۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا کیا کرتے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّحَّةَ وَالْعَافِيَةَ وَحُسْنَ الْخَلْقِ»^(۱) "اے اللہ! میں تجھ سے صحت، عافیت اور اچھے اخلاق کا طلبگار ہوں" لہذا ہمیں بھی صحت و عافیت کی دعا کرتے رہنا چاہیے، اس میں غفلت و سستی نہیں کرنی چاہیے۔

برادرانِ محترم! صحت و عافیت ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت ہے، ہمارے پیارے آقا، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صحت اور عافیت مانگتے رہنے کی تاکید کی ہے، حضرت سیدنا معاذ بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے تو رو پڑے اور فرمایا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہجرت کے بعد پہلے سال منبر پر تشریف فرما ہو کر روئے اور فرمایا: «سَلُّوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ؛ فَإِنْ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ»^(۲) "اللہ تعالیٰ سے عفو و عافیت مانگتے رہا کرو؛ کیونکہ ایمان کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں"۔

ہم صحت کی حفاظت کس طرح کر سکتے ہیں؟

محترم بھائیو! صحت و عافیت جیسی عظیم نعمت کی حفاظت کے لیے بھی ہمارے پیارے دینِ اسلام نے ہمیں بہترین آداب سکھائے ہیں، جنہیں اپنا کر ہم صحت

(۱) "مکارم الأخلاق" للخرائطي، ر: ۸، ۱/۱۰۔

(۲) "جامع الترمذي" أبواب الدعوات، ر: ۳۵۵۸، ص ۸۱۱۔

و تندرستی حاصل کرتے ہوئے بے شمار امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں، جن میں غسل، وضو، مسواک، کُلی، ناک میں پانی ڈالنے، لباس، کھانے پینے، بدن، گھر، رہن سہن اور ڈیوٹی وغیرہ میں حفاظتی اقدامات کرنا داخل ہے، صحت کی نعمت غنیمت جان کر اس کی ہر طرح سے حفاظت کی کوشش کرنی چاہیے، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے ہمیں وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «اغْتَنِمْ حَمْسًا قَبْلَ حَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاعَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ»^(۱) "پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو: اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے غنیمت جانو، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے غنیمت جانو، اپنی مالداری کو تنگدستی سے پہلے غنیمت جانو، اپنی فُرصت کو مصروفیت سے پہلے غنیمت جانو، اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو"۔

تندرستی ہزار نعمت ہے، اگر انسان صحتمند و توانا ہو تو ہر مشکل سے مشکل کام کی بھی ہمت رکھتا ہے، دینی و دُنیاوی سارے کام احسن طریقے سے انجام دے سکتا ہے، صحتمند رہنے کے لیے روزانہ تھوڑی بہت ورزش اور متوازن غذا کا استعمال بہت ضروری ہے، اور صحت کے لیے ضرورت سے زیادہ کھانے، زیادہ روغنی غذاؤں اور نقصان دہ اشیاء سے پرہیز بھی بہت ضروری ہے، کھانے میں احتیاط برتنے، کھانے کے برتن صاف و ستھرے

(۱) "شعب الإیمان" باب فی الزهد وقصر الأمل، ر: ۱۰۲۴۸، ۷/۳۳۱۹۔

رکھنے، کوئی چیز کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونے سے برکت کے ساتھ ساتھ بیماریوں سے بھی نجات ملتی ہے، کھانا صحیح وقت پر مناسب مقدار میں کھانا چاہیے، انسان مال کے ذریعے نرم و ملائم بستر اور دو تو خرید سکتا ہے، لیکن آرام دہ نیند اور صحت و شفا نہیں خرید سکتا۔

لہذا ہمیں اپنی صحت و تندرستی کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، سہولت و آرام پسندی اور اکثر وقت بیٹھے رہنے سے بھی صحت داؤ پر لگ جاتی ہے، ان تمام آفات سے بچنے کے لیے مناسب اقدامات ضروری ہیں، صاف ہوا، صاف میٹھا پانی، صاف ستھرے لباس کا اہتمام، موسم کی شدت کے اعتبار سے حفاظتی اقدامات کا اہتمام، کھلی فضا میں رہنے اور ورزش کرتے رہنے سے صحت سلامت رہتی ہے، اور جہاں ان میں خلل آتا ہے صحت بگڑنا شروع ہو جاتی ہے، اچھی صحت سے زندگی خوشگوار رہتی ہے، طہارت و پاکیزگی، صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا اچھی صحت کے لیے بے حد ضروری ہے، صاف ستھرا رہنے والوں کو رب کریم ﷻ نے اپنا محبوب قرار دیا ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ﴾^(۱) "یقیناً اللہ تعالیٰ بہت توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا اور ستھرے لوگوں کو دوست رکھتا ہے"، سرورِ کائنات ﷺ نے صفائی کو ایمان کا

(۱) پ ۲، البقرة: ۲۲۲۔

حصہ قرار دیا، حضرت سیدنا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «الطَّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ»^(۱) "طہارت ایمان کا حصہ ہے۔"

رفیقانِ گرامی قدر! ظاہری صحت کے ساتھ ساتھ باطنی صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے، باطن کو بدگمانی، حسد، بغض و کینہ، بُرے خیالات و احساسات سے پاک و صاف کر لینا چاہیے؛ کہ گناہ، باطنی صحت کی خرابی و بیماری، اخلاقی معیار و کردار کے گرنے اور دل کی سیاہی کا سبب ہیں، اللہ تعالیٰ نے نفس کی پاکیزگی کو کامیابی کی ضمانت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّهَا﴾^(۲) "یقیناً جس نے اپنے نفس (باطن) کو ستھرا کر لیا وہ مراد کو پہنچا، اور جس نے اسے معصیت میں چھپایا وہ نامراد ہوا"، لہذا صحت کی حفاظت کے لیے ہمیں ورزش، غذا کے مناسب و صحیح استعمال، اور ہر وقت بیٹھے رہنے سے بچنے کے ساتھ ساتھ اپنی سوچ و فکر کو بھی پاکیزہ رکھنے کی کوشش کرنی ہے؛ کیونکہ ان باطنی بیماریوں کے بُرے اثرات ظاہری جسمانی صحت کو بھی بُری طرح متاثر کرتے ہیں۔

بیماری پر صبر کا اجر و ثواب

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! بندۂ مؤمن پر جو تکلیف آتی ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان و آزمائش بھی ہوتی ہے، بیماری و مصیبت میں صبر کرنا اور اللہ کی رضا پر راضی

(۱) "صحیح مسلم" كِتَابُ الطَّهَارَةِ، بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ، ر: ۵۳۴، ص ۱۱۴۔

(۲) پ ۳۰، الشمس: ۹، ۱۰۔

رہنا، گناہوں کی مُعافی اور نیکیوں میں اضافہ کا سبب ہے، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ، حَتَّى الشُّوْكَةِ تُصِيبُهُ، إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ»^(۱) "جو بھی مصیبت مؤمن کو پہنچتی ہے، یہاں تک کہ اگر اُسے کانٹا بھی چُبھ جائے، تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت پر صبر کے بدلے بندہ مؤمن کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے، یا اُس کی ایک بُرائی مٹا دیتا ہے"، اور صابروں کو صبر کا اجر بے حساب عطا کیا جائے گا، فرمانِ الہی ہے: ﴿إِنَّمَا يُوفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾^(۲) "یقیناً صابروں کو ہی اُن کا اجر و ثواب بھرپور بے گنتی دیا جائے گا"، لہذا ہمیں واویلا اور ناشکری کے بجائے صبر و شکر کا دامن تھامے رہنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا

عزیزانِ گرامی! اگر صحت خراب ہو، بیماری یا کوئی اور مصیبت پریشانی آجائے، تو ناشکری اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کے بجائے صبر و شکر اور حُسنِ ظن کا مظاہرہ کرنا چاہیے؛ کہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ بندے کی غلطی، کوتاہی اور گناہوں کو مُعاف کر کے اُس کی درجات بلند فرماتا ہے، اچھا گمان رکھنا اہل ایمان و صالحین کی بہترین صفت ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: «أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي،

(۱) "صحیح مسلم" کتاب البرِّ والصلَّة والأدب، ر: ۶۵۶۷، ص-۱۱۲۷.

(۲) پ ۲۳، الزُّمَر: ۱۰.

إِنْ ظَنَّ خَيْرًا فَلَهُ، وَإِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ»^(۱) "میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق مُعاملہ فرماتا ہوں، اب چاہے وہ اچھا گمان رکھے یا بُرا"۔

لہذا بندۂ مؤمن کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے رحم و کرم اور جُود و سخا کی امید باندھے رکھے؛ اللہ تعالیٰ سے متعلق حُسنِ ظنِ ایمان باللہ کی بنیاد و اسلامی عقیدہ ہے، یہاں تک کہ بندۂ مؤمن کو موت بھی اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے حُسنِ ظن رکھے ہوئے ہو، حضور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ»^(۲) "تم میں سے کسی کو موت آئے تو اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو"، یعنی اُس کی رحمت سے پر امید رہے۔

عیادتِ مریض کے آداب

عزیز دوستو! اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس سچے دین نے ہر معاملے میں اہل ایمان کی رہنمائی فرمائی، بیماریوں کی عیادت و مزاج پُرسی حکمِ اسلامی، باعثِ اجر و ثواب، باہمی تعاون اور آخرت کی یاد دہانی ہے، کسی کی عیادت کو جاتے وقت کچھ تحفہ یا کھانے پینے کی فائدہ مند چیز لے جانی چاہیے، عیادت کرنے والا مریض کو حوصلہ دے، اور اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کی آیات سنائے، رحمت و کرمِ الہی کی باتیں کرے؛ کہ بیماری و دیگر آفات وغیرہ

(۱) "صحیح ابن حبان" کتابُ الرَّقَائِقِ، ر: ۶۴۰، ص ۱۶۰۔

(۲) "صحیح مسلم" کتابُ الْفِتَنِ، ر: ۷۲۲۹، ص ۱۲۴۶۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہوتی ہیں، اس سے گناہ مُعَاف ہوتے ہیں اور درجَات بلند ہوتے ہیں، عیادت کرنے والا مریض کو جلد صحتیابی کی اُمید دلائے؛ کہ ان شاء اللہ آپ بہت جلد صحت یاب ہو جائیں گے، صبر و شکر کی تلقین اور اُس کی جلد صحتیابی کے لیے دعا بھی کرے، اس طرح عیادت سے مریض کو حوصلہ ملتا ہے، عیادت کرنے والے صاحبِ ثروت کو چاہیے کہ غریب و مستحق مریض کے علاجِ مُعالجے کے لیے ضرور تعاون بھی کرے، بعض مریضوں کی عیادت سے عبرت بھی حاصل ہوتی ہے، جس سے بندہ رب تعالیٰ کی نافرمانی چھوڑ کر فرمانبرداری والے کاموں کی طرف آجاتا ہے، حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رَحْمَتِ كُونِين رضی اللہ عنہما نے فرمایا: «عُودُوا الْمَرِيضَ»^(۱) "بیمار کی مزاج چُرسی کیا کرو"۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، رَحْمَتِ عَالَمِيَان رضی اللہ عنہما نے فرمایا: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدُوَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمِيسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ»^(۲) "جب کوئی مسلمان صبح کے وقت کسی بیمار مسلمان کی عیادت کرتا ہے، تو شام تک ستر ہزار فرشتے اُس کے لیے دعائے رَحْمَتِ

(۱) "صحیح البخاری" کتابُ الْمَرَضَى، ر: ۵۶۴۹، ص: ۱۰۰۰۔

(۲) "جامعُ الترمذی" أبوابُ الْجَنَائِزِ، ر: ۹۶۹، ص: ۲۳۶۔

کرتے رہتے ہیں، اور اگر شام کو عبادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے رحمت طلب کرتے رہتے ہیں، اور عبادت کرنے والے کو جنت میں ایک باغ عطا کیا جائے گا۔"

مریض کی عبادت

میرے بزرگو و دوستو! نماز دین کا ستون اور ایک اہم ترین رکن ہے، نماز ہی نجات، کامیابی و کامرانی کا اہم ذریعہ ہے، نماز میں مؤمن اپنے رب کریم سے سرگوشیاں کرتا ہے، غنوم و مغفرت کا طلبگار ہوتا ہے، شب و روز میں پانچ وقت رب کریم کی بارگاہ میں عہد و پیمان کی تجدید کرتا ہے، نماز کسی حال میں معاف نہیں، جو کوئی بیماری کے سبب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے پر قادر نہیں؛ کہ مرض بڑھ جائے گا، یادیر سے ٹھیک ہوگا، یا ضرر لاحق ہوگا، تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر ادا کرے، لیٹ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو اشارے سے نماز ادا کرے؛ کیونکہ نماز میں سستی و غفلت دونوں جہاں میں نقصان، رب تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے، اور دین اسلام کو ڈھانے کے مترادف ہے۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کونسی چیز پسند ہے؟ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «الصَّلَاةُ لَوْ قَتَلَهَا، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِينَ لَهُ،

وَالصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّينِ»^(۱) "پابندی وقت کے ساتھ تمام نمازوں کی ادائیگی، جس نے نماز چھوڑی اُس کا کوئی دین نہیں، اور نماز دین کا ستون ہے۔"

اے اللہ! ہمیں صحت و تندرستی اور عافیت والی زندگی عطا فرما، ہر طرح کے امراض، آفات و بلیات سے محفوظ فرما، ہمیں نعمتِ صحت کی حفاظت کرنے، ہمیشہ اپنی عبادت بجالانے، اور مریضوں کی عیادت کی توفیق و ہمت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سنت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے اور سرکارِ دو عالم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سچی محبت اور اخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور ان میں دوام عطا فرما، ان کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متحدہ عرب امارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکام امارات کی حفاظت فرما، اور ان سے وہ کام لے جس میں تیری رضا شامل حال ہو، تمام عالم اسلام کی خیر فرما، آمین یا رب العالمین!۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَحَبِيبِنَا وَقَرَّةِ أَعْيُنِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

(۱) "شعبُ الإیمان" بابُ فی الصَّلَاةِ، ر: ۲۸۰۷، ۳/ ۱۰۷۷.